

سُورَةُ التَّحْرِيمِ

سُورَةُ التَّحْرِيمِ ۲۹ مَائِدَتِہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	الْاٰیٰتِہَا ۱۳ رُکُوْعَاتِہَا ۲
سورہ تحریم مہربان نازل ہوئی اسکی	شروع اللہ کے نام سے جو بیکر مہربان نہایت رحم والا ہے	بارہ آیتیں اور دو رکوع
یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا حَلَّلَ اللّٰهُ لَکَ تَبْتَغِیْ فُرْصَاتِ زَوْاْجِکَ ۚ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۱	و اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہر جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر چاہتا ہو تو رہنمائی اپنی عورتوں کی	۲ اور اللہ بخشنے والا ہر مہربان ۳ مقرر
فَرَضَ اللّٰهُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ ۚ وَ اللّٰهُ مَوْلَکُمْ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۝۲	کر دیا ہے اللہ نے تمہارے لیے کھول ڈالنا تمہاری قسموں کا اور اللہ مالک ہر تمہارا اور وہی ہر سب کچھ جانتا حکمت والا	۴ اور جب چھپا کر
النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ زَوْاْجِہٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَاَتْ بِہٖ وَاظْہَرَتْہُ اللّٰهُ عَلَیْہِ عَرَفَ بَعْضُہٗ	نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب اس نے خبر کر لی اسکی اور اللہ نے بتلا دی نبی کو وہ بات تو بتلائی نبی نے اس میں سر	کچھ اور بتلا دی
وَ اَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَاَهَا بِہٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَکَ ۚ هٰذَا قَالَتْ نَبَاَنِی الْعَلِیْمُ	پھر جب وہ بتلائی عورت کو بولی تجھ کو کس نے بتلا دی یہ کہا مجھ کو بتایا اس خبر والے	کچھ اور بتلا دی
النَّخْبِیْرُ ۝۳	ان توبہ کرنا تو بہ کرتی ہو تو جھک پڑے ہیں	۵ اور اگر تم دونوں چڑھائی کرو گی اس پر تو اللہ
وَ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمْ ۚ وَ اِنْ تَظْہَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ	و انتم دونوں توبہ کرنا تو بہ کرتی ہو تو جھک پڑے ہیں	۶ اور اگر تم دونوں چڑھائی کرو گی اس پر تو اللہ
ہُوَ مَوْلَہٗ وَ جَبْرِیْلُ وَ صٰلِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلِٰکَةُ بِعَدَدِ ذٰلِکَ ظٰہِرٌ ۝۴	ہے اس کا رفیق اور جبریل اور نیک بخت ایمان والے اور فرشتے	اس کے پیچھے مددگار ہیں و

(۱) ازواجِ مطہرات سے آنحضرتؐ کے ایلاء کا واقعہ | سورہ "احزاب" کے فوائد میں گزر چکا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتوحات عنایت فرمائیں اور لوگ آسودہ ہو گئے تو ازواجِ مطہرات کو بھی خیال آیا کہ ہم کیوں آسودہ نہ ہوں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ملکر حضورؐ سے زیادہ نفقہ کا مطالبہ شروع کیا۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے "وہن حَوٰی یَطْلُبُنَّی النَّفَقَ" اور بخاری کے ابواب المناقب میں ہے "و حولہ نسوة یکلمنہ و یستکثرنہ" اس پر ابو بکرؓ نے عائشہؓ کو اور عمرؓ نے حفصہؓ کو ڈانٹ بتلائی آخر ازواج نے وعدہ کیا کہ آئندہ ہم آپؐ سے اس چیز کا مطالبہ نہیں کریں گے جو آپؐ کے پاس نہیں ہے۔ پھر بھی رفتار واقعات کی ایسی رہی جس سے آپؐ کو ایک ماہ کے لیے ازواج سے "ایلاء" کرنا پڑا۔ تاہم آیہ تنخیر نے جو "احزاب" میں ہے نازل ہو کر اس قصہ کا خاتمہ کر دیا۔ اس درمیان میں کچھ واقعات اور بھی پیش آئے۔ جس سے

حضور کی طبع مبارک پر گرانی ہوئی۔ اصل یہ ہے کہ ازواج مطہرات کو جو محبت اور تعلق حضور کے ساتھ تھا، اس نے قدرتی طور پر آپس میں ایک طرح کی کشمکش پیدا کر دی تھی۔ ہر ایک زوجہ کی تمنا اور کوشش تھی کہ وہ ناز و انداز اور زائد حضور کی توجہات کا مرکز بن کر دارین کی برکات و فیوض سے متمتع ہو۔ مرد کے لیے یہ موقع تحمل و تدبیر اور خوش اخلاقی کے امتحان کا نازک ترین موقع ہوتا ہے۔ مگر اس نازک موقع پر بھی حضور کی ثابت قدمی و ایسی ہی غیر متزلزل ثابت ہوئی جس کی توقع سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت سے ہو سکتی تھی آپ کی عادت تھی کہ عصر کے بعد رب ازواج کے ہاں تھوڑی دیر کے لیے تشریف لے جاتے۔ ایک روز حضرت زینب کے ہاں کچھ دیر لگی، معلوم ہوا کہ انہوں نے شہد پیش کیا تھا اس کے نوش فرمانے میں وقفہ ہوا، پھر کئی روز یہ معمول رہا۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ نے مل کر تدبیر کی کہ آپ وہاں شہد پینا چھوڑ دیں، آپ نے چھوڑ دیا۔ اور حفصہ سے فرمایا کہ میں نے زینب کے ہاں شہد پیا تھا مگر اب قسم کھاتا ہوں کہ پھر نہیں پیونگا۔ نیز یہ خیال فرما کر کہ زینب کو اس کی اطلاع ہوگی تو خواہ مخواہ دلیکیر ہوگی۔ حفصہ کو منع کر دیا کہ اس کی اطلاع کسی کو نہ کرنا۔ اسی طرح کا ایک قصہ از قبلیہ کے متعلق درج ہے جو آپ کے حرم سے تھی جن کے بطن سے صاحبزادے ابراہیم تولد ہوئے) پیش آیا، اس میں آپ نے ازواج کی خاطر قسم کھائی کہ ماریہ کے پاس نہ جاؤں گا۔ یہ بات آپ نے حفصہ کے سامنے کہی تھی اور تاکید کر دی تھی کہ دوسروں کے سامنے اظہار نہ ہو حضرت حفصہ نے ان واقعات کی اطلاع چپکے سے حضرت عائشہ کو کر دی۔ اور یہ بھی کہہ دیا کہ اور کسی سے نہ کہنا۔ حضور کو اللہ تعالیٰ نے مطلع فرما دیا آپ نے حفصہ کو جتلیا کہ تم نے فلاں بات کی اطلاع عائشہ کو کر دی حالانکہ منع کر دیا تھا۔ وہ متعجب ہو کر کہنے لگیں کہ آپ سے کس نے کہا۔ شاید عائشہ کی طرف خیال گیا ہو گا۔ حضور نے فرمایا: "نبأني العليم الخبير" یعنی حق تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی۔ ان ہی واقعات کے سلسلہ میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

(۲) اے رسول حلال کو اپنے اوپر حرام نہ کرو حلال کو اپنے اوپر حرام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس چیز کو عقیدہ حلال و مباح سمجھتے ہوئے عہد کر لیا تھا کہ آئندہ اس کو استعمال نہ کروں گا۔ ایسا کرنا اگر کسی مصلحت صحیحہ کی بنا پر ہو تو شرعاً جائز ہے۔ مگر حضور کی شان رفیع کے مناسب نہ تھا کہ بعض ازواج کی خوشنودی کے لیے اس طرح کا اسوہ قائم کریں جو آئندہ امت کے حق میں تنگی کا موجب ہو۔ اس لیے حق تعالیٰ نے تنبیہ فرما دیا کہ ازواج کے ساتھ بیشک خوش اخلاقی برتنے کی ضرورت ہے۔ مگر اس حد تک ضرورت نہیں کہ ان کی وجہ سے ایک حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر کے تکلیف اٹھائیں۔

(۳) کہ گناہ کو معاف کر دیتا ہے اور آپ سے نو کوئی گناہ بھی نہیں ہوا۔ محض اپنے درجہ میں ایک خلاف اولیٰ بات ہوئی۔

(۴) قسموں کا کفارہ۔ یعنی اس مالک نے اپنے علم و حکمت سے تمہارے لیے مناسب احکام و ہدایات بھیجے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نامناسب چیز پر قسم کھالے تو کفارہ دے کر (جس کا ذکر سورہ "مائدہ" میں آچکا) اپنی قسم کھول سکتا ہے۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں "اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہ مجھ پر حرام ہے تو قسم ہو گئی۔ کفارہ دے، تو اس کو کام میں لائے کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی" اور ہذا علیہ الخیر

(۵) حضرت حفصہ سے آنحضرت کے راز کا افشاء شروع سورت میں ہم شہد کا اور ماریہ قبلیہ کا قصہ لکھ چکے ہیں اس آیت میں بتلادیا

کہ بندے ایک بات کو چھپانے کی کتنی ہی کوشش کریں، اللہ جب ظاہر کرنا چاہے تو ہرگز مخفی نہیں رہ سکتی۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن معاشرت اور وسعت اخلاق کا اس سے ثبوت ملتا ہے کہ آپ خلاف طبع کاروائیوں پر کس قدر تساہل اور اغماض برتنے اور کس طرح ازراہ عفو و کرم بعض باتوں کو ٹھلا جاتے تھے۔ گویا شکایت کے موقع پر بھی پورا الزام نہ دیتے تھے "موضح القرآن" میں ہے کہ بعض کہتے ہیں "اس حرم (ماریہ قبلیہ) کا موقوف کرنا آپ نے حضرت حفصہ سے کہا اور کسی کو خبر کرنے سے منع کیا۔ اور اس کے ساتھ کچھ اور بات بھی کہی تھی انہوں نے حضرت عائشہ کو سب خبر کر دی۔ کیونکہ دونوں باتوں میں دونوں کا مطلب تھا۔ پھر وحی سے معلوم کر کے حضرت نے بی بی حفصہ کو حرم کی بات کا الزام دیا اور دوسری بات ذکر میں نہ لائے۔ وہ دوسری بات کیا تھی؟ شاید یہ تھی کہ تیرا باپ عائشہ کے باپ کے بعد خلیفہ ہو گا۔ الغیب عند اللہ

جو بات اللہ اور رسول نے ٹلا دی ہم کیا جانیں۔ اسی واسطے ٹلا دی کہ بے ضرورت چرچا نہ ہو۔ تا اور لوگ بُرا نہ مانیں، ۱۷۔ یہ مضمون خلافت کا بعض ضعیف روایات میں آیا ہے جسے بعض علماء شیعہ نے بھی تسلیم کیا۔

(۶) حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو توبہ کی تاکید | یہ عائشہ و حفصہ کو خطاب ہے کہ اگر تم توبہ کرتی ہو تو بیشک توبہ کا موقع ہے کیونکہ تمہارا دل جادۂ اعتدال سے ہٹ کر ایک طرف کو جھک گئے ہیں۔ لہذا آئندہ ایسی بے اعتدالیوں سے پرہیز رکھا جائے۔

(۷) ان دونوں ازواج کو تنبیہ | زوجین کے خانگی معاملات بعض اوقات ابتداء بہت معیونی اور حقیر نظر آتے ہیں۔ لیکن اگر ذرا باگ ڈھیلی چھوڑ دی جائے تو آخر کار نہایت خطرناک اور تباہ کن صورت اختیار کر لیتے ہیں خصوصاً عورت اگر کسی اُونچے گھرانے سے تعلق رکھتی ہو تو اُس کو طبعاً اپنے باپ بھائی اور خاندان پر بھی گھمنڈ ہو سکتا ہے۔ اس لیے متنبہ فرمادیا کہ دیکھو اگر تم دونوں اسی طرح کی کارروائیاں اور مظاہرے کرتی رہیں تو یاد رکھو ان سے پیغمبر کو کچھ ضرر نہیں پہنچے گا۔ کیونکہ اللہ اور فرشتے اور نیک بخت ایماندار درجہ بدرجہ جس کے رفیق و مددگار ہوں اُس کے سامنے کوئی انسانی تدبیر کامیاب نہیں ہو سکتی ہاں تم کو نقصان پہنچ جانے کا امکان ہے (تنبیہ) بعض سلف نے ”صالح المؤمنین“ کی تفسیر میں ابو بکرؓ و عمرؓ کا نام لیا ہے۔ شاید یہ عائشہ اور حفصہ کی مناسبت سے ہو گا۔ واللہ اعلم۔

عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَقْتُكَ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكَ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَنَاطٍ

اگر نبی چھوڑ دے تم سب کو ابھی اُس کا رب بدلے میں دیدے اُس کو عورتیں تم سے بہتر حکم بردار یقین رکھنے والیاں نازہیں کھڑی

تَبَيَّنَتْ عَبْدَاتٍ سَيِّحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ۖ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ

ہو نیوا یاں توبہ کر نیوا یاں بندگی بجالا نیوا یاں روزہ رکھو وایاں بیابا اور کھلاؤ اے ایمان والو بچاؤ اپنی جان کو اور

أَهْلِيكُمْ نَارًا أَوْ قُودُهَا النَّاسُ وَالْجِبَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ

اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے جسکی چھپیاں میرا دی اور پتھر و اُس پر مقرر ہیں فرشتے تند خو زبردست و انسانی نہیں کرتے اللہ کی

مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ ۖ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۚ إِنَّهَا

جو بات فرمائی اُنکو اور وہی کام کرتے ہیں جو اُن کو حکم ہو و اے منکر ہونے والو مت بہانے تباؤ آج کے دن نہی بدلا

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۖ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۚ عَسَىٰ رَبُّكُمْ

پاؤ گے جو تم کرتے تھے و اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل کی توبہ و اے امید ہے تمہارا رب

أَنْ يَكْفِرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ يَوْمَ لَا يُخْزَى

اُ تار دے تم پر کہ تمہاری برائیاں اور داخل کرے تم کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں جس دن کہ اللہ ذلیل نہ کریگا

اللَّهُ النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَنْفُسِهِمْ يَقُولُونَ

نبی کو اور اُن لوگوں کو جو یقین لاتے ہیں اُسکو ساتھ و اُن کا روشنی دہنٹی ہر اُن کے آگے اور اُنکے داہنے و اُن کہتے ہیں

رَبَّنَا آتِنَا نُورَنَا وَاعْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

اے رب ہمارے پوری کر دے ہم کو ہماری روشنی اور معاف کر ہم کو بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے و

(۸) یعنی یہ وسوسہ دل میں نہ لانا کہ آخر تو مرد کو بیبیوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ہم سے بہتر عورتیں کہاں ہیں اس لیے ناگزیر ہماری سب باتیں سہی جائیں گی۔ یاد رکھو! اللہ چاہے تو تم سے بھی بہتر بیبیاں اپنے نبی کے لیے پیدا کر دے۔ اُس کے ہاں کس چیز کی کمی ہے (تنبیہ) نیابت (بیواؤں) کا ذکر شاید اس لیے کیا کہ بعض حیثیات سے آدمی اُن کو ابکار پر ترجیح دیتا ہے۔

(۹) اپنے گھر والوں کو حق کی تعلیم و تبلیغ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی دین کی راہ پر لائے، سمجھا کر، ڈرا کر، پیار سے، مار سے جس طرح ہو سکے دیندار بنانے کی کوشش کرے۔ اس پر بھی اگر وہ راہ راست پر نہ آئیں تو ان کی کم نجاتی۔ یہ بے قصور ہے خود دھما الناس والحجارہ کی تفسیر پارہ ”آلہ“ کے شروع میں گزر چکی۔

(۱۰) یعنی مجرموں کو نہ رحم کھا کر چھوڑیں نہ اُن کی زبردست گرفت سے کوئی چھوٹ کر بھاگ سکے۔

(۱۱) یعنی نہ حکم الہی کی خلاف ورزی کرتے ہیں نہ اُس کے احکام بجالانے میں کستی اور دیر ہوتی ہے نہ امتثال حکم سے عاجز ہیں۔

(۱۲) آخرت میں کوئی حیلہ بہانہ نہیں چلے گا۔ یعنی قیامت کے دن جب جہنم کا عذاب سامنے ہوگا، اُس وقت منکروں سے کہا جائے گا کہ حیلے بہانے مت بتلاؤ۔ آج کوئی بہانہ چلنے والا نہیں بلکہ جو کچھ کرتے تھے اُس کی پوری پوری سزا بھگتنے کا دن ہے۔ ہماری طرف سے کوئی ظلم زیادتی نہیں۔ تمہارے ہی اعمال ہیں جو عذاب کی صورت میں نظر آ رہے ہیں۔

(۱۳) توبۃ النصوح کی تعریف صاف دل کی توبہ کہ دل میں پھر اُس گناہ کا خیال نہ رہے۔ اگر توبہ کے بعد اُن ہی خرافات کا خیال پھر آیا تو پھر کہ توبہ میں کچھ کسر رہ گئی ہے۔ اور گناہ کی جرأت دل سے نہیں نکلی۔ سر زقت اللہ منها حظا وافر بفضلہ وعونہ وهو علیٰ کل شیء قدير۔

(۱۴) یعنی نبی کا تو کہنا کیا۔ اس کے ساتھیوں کو بھی ذلیل نہ کر دیا۔ بلکہ نہایت اعزاز و اکرام سے فضل و شرف کے بلند مناسب پر مرفوز فرمایا گیا۔

(۱۵) اس کا بیان سورہ ”حدید“ میں ہو چکا۔

(۱۶) یعنی ہماری روشنی آخر تک قائم رکھیے، بجھنے نہ دیجئے۔ جیسے منافقین کی نسبت سورہ ”حدید“ میں بیان ہو چکا کہ روشنی بجھ جائیگی اور اندھیرے میں کھڑے رہ جائیں گے مفسرین نے عموماً یہی لکھا ہے لیکن حضرت شاہ صاحب اکتھم لکھا نورا کی مراد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”روشنی ایمان کی دل میں ہے، دل سے بڑھے تو سارے بدن میں، پھر گوشت پوست“ (مرایت کرے)۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ وِبْشُ

اے نبی کفر اور منافقوں کے خلاف جدوجہد کر اور ان پر سختی کر اُن پر دھمکاؤ اور ان کا گھر دوزخ ہو اور برسی جگہ جا

الْبَصِيرُ ۝ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتٍ نُّوحٍ وَ امْرَأَتٍ لُّوطٍ ۝ كَانَتَا

پہنچے ۱۸ اللہ نے بتلائی ایک مثل منکروں کے واسطے عورت نوح کی اور عورت لوط کی گھر میں تھیں

تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَ

دونوں دونوں نیک بندوں کے ہمارے نیک بندوں میں سے پھر انہوں نے اُن کو چوری کی پھر وہ کام نہ آئے اُن کے اللہ کے ہاتھ کو کچھ بھی اور

قِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّٰخِلِينَ ۝ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتٍ

کہا ہوا کہ چلی جاؤ دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ اور اللہ نے بتلائی ایک مثل ایمان والوں کے لیے عورت

لہ مثال

فَرْعُونَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ

فرعون کی وفات جب بول اے رب بنا میرے واسطے اپنے پاس ایک گھر بہشت میں جس میں اور بچا نکال مجھ کو فرعون سے اور اس کے کام سے

وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَمَرْيَمَ ابْنَتْ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا

اور بچا نکال مجھ کو ظالم لوگوں سے ۝ اور مریم بیٹی عمران کی جس نے روکے رکھا اپنی شہوت کی جگہ کو ۲۲ پھر ہم نے

فِيهِ مِنْ دُوحًا وَصَدَقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتِبَ عَلَيْهَا مِنَ الْقَنَاتَيْنِ ۝

پھونک دی اس میں ایک طرف سے ۲۳ اور سچا جانا اپنے رب کی باتوں کو اور اس کی کتابوں کو ۲۴ اور وہ تھی بندگی کرنے والوں میں ۲۵

(۱۷) کفار پر سختی کی تاکید حضرت کا خلق اور نرم خوئی یہاں تک بڑھی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ اوروں کو فرماتا ہے تحمل کرو۔ اور آپ کو فرماتا ہے کہ سختی کرو۔

(۱۸) پہلے مومنین کا ٹھکانا بتلایا تھا یہاں اُن کے بالمقابل کفار و منافقین کا گھر بتلادیا۔

(۱۹) حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیویوں کا انجام یعنی حضرت نوح اور حضرت لوط کیسے نیک بندے، مگر دونوں کے گھر میں اُن کے

بیویاں منافق تھیں۔ بظاہر اُن کے ساتھ تعلق تھا لیکن دل سے کافروں کے شریک حال تھیں۔ پھر کیا ہوا؟ عام دوزخیوں کے ساتھ اُن کو بھی

اللہ نے دوزخ میں ڈھکیل دیا۔ پیغمبروں کا رشتہ زوجیت ذرا بھی عذاب الہی سے نہ بچا سکا۔ ان کے برعکس فرعون کی بیوی حضرت آسیہ بنت

مزام، پکی ایماندار، ولی کامل، اور اُس کا شوہر خدا کا سب سے بڑا باغی۔ وہ نیک بیوی میاں کو خدا کے عذاب سے نہ چھڑا سکی، نہ میاں کی

شرارت و بغاوت کے جرم میں بیوی کو کچھ آنچ پہنچی۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں ”یعنی اپنا ایمان درست کرو۔ نہ خاوند بچا سکے نہ جوڑو“

یہ (قانون عام طور پر) سب کو سنا دیا ہے۔ یہ وہم نہ کیا جائے کہ (معاذ اللہ) حضرت کی بیبیوں پر کہا۔ اُن کے لیے تو وہ کہا ہے (جو

سورہ ”نور“ میں ہے) ”الطبیات للطیبین“ اور اگر بضر محال ایسا وہم کیا جائے تو امراۃ فرعون کی مثال کس پر چسپاں

کرو گے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(۲۰) یعنی اپنا قرب عنایت فرما۔ اور بہشت میں میرے لیے مکان تیار کرو۔

(۲۱) فرعون کی بیوی کی فضیلت یعنی فرعون کے خجہ سے چھڑا اور اس کے ظلم سے نجات دے۔ حضرت موسیٰ کو انہوں نے پرورش کیا

تھا اور اُن کی مددگار تھیں کہتے ہیں کہ فرعون کو جب حال کھلا تو اُن کو چومینا کر کے طرح طرح کی ایذا میں دیتا تھا۔ اس حالت میں اللہ کی طرف سے

جنت کا محل ان کو دکھلایا جاتا۔ جس سے سب سختیاں آسان ہو جاتی تھیں۔ آخر فرعون نے اُن کو سیاست قتل کر دیا۔ اور جام شہادت نوش

کر کے مالک حقیقی کے پاس پہنچ گئیں۔ حدیث صحیح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کامل ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ اور حضرت مریم کے

ساتھ اُن کا ذکر کیا ہے۔ ہزاراں ہزار رحمتیں ہوں اس پاک روح پر۔

(۲۲) حضرت مریم یعنی حلال و حرام سب سے محفوظ رکھا۔

(۲۳) یعنی فرشتہ کے ذریعہ سے ایک روح پھونک دی۔ حضرت جبریل نے گریبان میں پھونک ماری جس کا نتیجہ استقرار محل ہوا اور حضرت

مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے۔

(تنبیہ) نفخ روح نفخ کی نسبت اپنی طرف اس لیے کی کہ فاعل حقیقی اور موثر علی الاطلاق وہ ہی ہے۔ آخر ہر عورت کے رحم میں جو بچہ بنتا ہے

اس کا بنانے والا اس کے سوا کون ہے۔ بعض محققین نے یہاں ”فرج“ کے معنی چاک گریبان کے لیے ہیں۔ اس وقت ”احصنت فرجہا“

کے معنی یہ ہونگے کہ کسی کا ہاتھ اپنے گریبان تک نہیں پہنچنے دیا۔ اور یہ نہایت بلیغ کنایہ ان کی عصمت و عفت سے ہوگا۔ جیسے ہمارے محاورات میں کہتے ہیں کہ فلاں عورت بہت پاکدامن ہے اور عرب میں کہا جاتا ہے ”نقی الجیب طاہر الذیل“ اُس سے عقیف النفس ہونا مراد ہوتا ہے کہ پڑے کا دامن مراد نہیں ہوتا۔ اس تقدیر پر ”فتقنا فیہ“ میں ضمیر لفظ ”فدجہ“ کے لغوی معنی کے اعتبار سے راجع ہوگی واللہ اعلم بالصواب (۲۴) رب کی باتیں وہ ہونگی جو فرشتوں کی زبانی سورۃ آل عمران میں بیان ہوئی ہیں۔ ”وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ“ الخ اور کتابوں سے عام کتب ساویہ مراد لی جائیں۔ تخصیص کی ضرورت نہیں۔ (۲۵) یعنی کامل مردوں کی طرح بندگی و طاعت پر ثابت قدم تھی۔ یا یوں کہو کہ قانتین کے خاندان سے تھی۔ (تم سورۃ التحریم وللہ الحمد والمنہ وبر التوفیق والعصمتہ)

